

سلسلة قصص الانبياء

2

# پرانی کتاب



اشتیاق احمد



[www.urduguru1.blogspot.com](http://www.urduguru1.blogspot.com)  
[www.facebook.com/urduguru](https://www.facebook.com/urduguru)

# پران کتاب

قصہ سیدنا ادریس علیہ السلام



اشتیاق احمد

[www.urduguru1.blogspot.com](http://www.urduguru1.blogspot.com)  
[www.facebook.com/urduguru](https://www.facebook.com/urduguru)



دارالسلام

کتاب و نشرت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

ریاض • جدہ • شارجه • لاہور

کراچی • لندن • ہیومن • نیو یارک



عبد کے دروازے کی گھنٹی بجی۔ اس نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو اس کا قریبی دوست فاروق کھڑا تھا اور اس کے ہاتھ میں کوئی کتاب تھی۔

”السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ۔“، فاروق مسکرا کر ایسا۔

”وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ..... بہت دنوں بعد آئے..... آؤ اندر آ جاؤ..... اور یہ کتاب کیسی اٹھائے ہوئے ہو؟“

”یہی کتاب تو مجھے آج یہاں لائی ہے۔“، فاروق نے جواب میں کہا۔

”کوئی خاص بات..... کیسی کتاب ہے یہ۔“ عبد نے حیران ہو کر پوچھا۔

”مجھے نہیں معلوم۔“

”کیا مطلب..... کتاب ہاتھ میں ہے اور کہہ رہے ہو، مجھے نہیں معلوم؟“

”ہاں! یہی بات ہے..... لوتم بھی دیکھو۔“

”پہلے اندر تو آ جاؤ۔“ عابد نے کہا اور اسے ڈرائیور میں لے آیا.....  
اب دونوں آمنے سامنے بیٹھ گئے..... عابد نے کتاب فاروق کے ہاتھ سے لے  
لی..... کتاب کافی پرانی اور بوسیدہ تھی..... پرانی ہونے کی وجہ سے اس کا رنگ زرد  
پڑ چکا تھا..... اس کے پہلے صفحے پر جو کچھ لکھا تھا، وہ عابد پڑھنے سکا..... وہ الفاظ نہ تو  
اُردو کے تھے، نہ انگریزی کے..... نہ فارسی کے اور نہ سنسکرت کے..... غرض وہ کسی  
ایسی زبان کے الفاظ تھے جو اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھے تھے..... اس نے کتاب کو  
الٹ پلٹ کر دیکھا..... اندر بھی وہی زبان نظر آئی۔

”یہ کون سی زبان ہے؟“

”پتا نہیں.....“

”تمہیں یہ کتاب ملی کہاں سے؟“

”دادا جان کی کتابوں کی الماری میں سے..... دراصل جب سے دادا جان  
فت ہوئے ہیں، ہم نے ان کی چیزوں کو نہیں چھیڑا..... آج گھروالوں نے  
پروگرام بنایا کہ کیوں نہ ان کے کمرے اور کمرے کی چیزوں کی صفائی کر دی  
جائے..... اس طرح الماری کی صفائی کرتے ہوئے دوسری عام کتابوں میں سے یہ  
کتاب ملی..... ہم اس کو دیکھ کر حیران ہوئے..... کیونکہ دادا جان بھی غیر ملکی زبانیں  
نہیں جانتے تھے، پھر یہ کتاب ان کی الماری میں کیوں موجود تھی..... ہم کوئی فیصلہ نہ  
کر پائے..... اور میں یہ کتاب تمہارے پاس لے آیا..... میں نے سوچا، تمہیں ساتھ

پُرانی کتاب

וְיָמֵינוּ תִּתְהַלֵּךְ כִּי  
בְּעֵינֶיךָ כִּי תִּתְהַלֵּךְ



لے کر سراشفاق صاحب کے پاس چلتے ہیں..... شاید وہ اس زبان کے بارے میں بتا سکیں۔“

”چلوٹھیک ہے، چائے پینے کے بعد چلے چلتے ہیں۔“  
چائے وغیرہ سے فارغ ہو کر دونوں سراشفاق صاحب کے ہاں پہنچ گئے.....  
دونوں کا شمار چونکہ اچھے اور سمجھ دار طالب علموں میں ہوتا تھا، اس لیے استاد ان کی  
عزت کرتے تھے۔ اشFAQ صاحب نے خوش ہو کر ان کا استقبال کیا..... پھر خود ہی  
ان کی نظر کتاب پر پڑ گئی۔

”یہ کتاب کیسی ہے بھائی..... بہت پرانی لگتی ہے؟“

”جی ہاں! اسی کے سلسلے میں آئے ہیں۔“

”اوہو.....“ وہ بولے۔

فاروق نے کتاب اشFAQ صاحب کے سامنے رکھ دی۔..... وہ اس کو الٹ پلٹ  
کر دیکھنے لگے..... پھر بولے:

”نہیں بھائی..... میں اس زبان سے واقف نہیں، نہ جانے یہ کون سی زبان  
ہے..... لیکن میں بھی الجھن محسوس کر رہا ہوں کہ اس کتاب میں ہے کیا..... لہذا اس  
کا ایک ہی علاج ہے۔“

”وہ کیا سر؟“

”میرے ایک دوست ہیں..... کئی غیر ملکی زبانوں کے ماہر ہیں..... اس  
زبان کے بارے میں یہاں بس وہ بتا سکتے ہیں، کیا خیال ہے، چلیں ان کے پاس؟“

# پُرافِ کتاب



پُرافِ کتاب  
پُرافِ کتاب  
پُرافِ کتاب

## پُرافِ کتاب

”اگر آپ کو زحمت نہ ہو تو..... ورنہ نہیں۔“

”نہیں نہیں..... اس میں زحمت کی کیا بات ہے..... آئیں چلیں۔“

اب وہ غیر ملکی زبانوں کے ماہر دوست کے ہاں پہنچے۔ ان کا نام اکرم خان تھا..... اکرم خان صاحب بہت گرم جوشی سے ملے..... محبت سے انھیں ڈرائیور روم میں بٹھایا..... ڈرائیور روم میں کتابوں کی بڑی بڑی الماریاں نظر آ رہی تھیں۔

”اکرم صاحب! ہم آپ سے اس کتاب کے بارے میں پوچھنے آئے ہیں..... میں نے اپنے شاگردوں کو بتایا ہے کہ اس شہر میں آپ سے بڑا غیر ملکی زبانوں کا ماہر کوئی نہیں ہو سکتا۔“، استاد صاحب نے کہا۔

”یہ سب اللہ کی مہربانی ہے..... اس دنیا میں ایک سے بڑھ کر ایک موجود ہے..... لایئے مجھے کتاب دکھائیے۔“

انھوں نے کتاب کی ورق گردانی کی..... پھر بولے:

”میں یہ زبان جانتا ہوں۔“

”تو آپ جانتے ہیں، یہ کون سی زبان ہے؟“

”ہاں! کیوں نہیں..... یہ عبرانی زبان ہے۔“

”اور آپ کو کل کتنی زبانیں آتی ہیں؟“، فاروق نے پوچھا۔

”کم از کم دس زبانوں کا ماہر ہوں۔“، انھوں نے جواب دیا۔

”یہ کتاب کس موضوع پر ہے بھلا؟“، اشFAQ صاحب نے سوال کیا۔

”ابھی بتاتا ہوں۔“

# پرانی کتاب



انھوں نے کتاب کو پڑھنا شروع کیا، پھر بولے:  
 ”اس کتاب میں انبیاء کرام کے تذکرے ہیں..... کتاب شروع سے پھٹی  
 ہوئی ہے..... اور اس میں سب سے پہلے سیدنا ادریس علیہ السلام کا تذکرہ ہے..... آپ  
 پسند کریں تو میں یہ تذکرہ آپ کو سنا سکتا ہوں۔“

”میرا خیال ہے..... اس سے اچھی بات کیا ہوگی، کیوں بچو؟“ اشFAQ صاحب  
 بچوں کی طرف دیکھ کر بولے۔

”جی ہاں بالکل۔“ دونوں نے ایک ساتھ جواب دیا۔

”تو پھر سنئے..... اس میں لکھا ہے: سیدنا ادریس علیہ السلام مصر کے شہر منف میں  
 پیدا ہوئے۔ لوگ انھیں ہرمس الہرامہ کہتے تھے۔ یہ سریانی زبان کا لفظ ہے۔ اس کا  
 مطلب ہے، تجربہ کار اور مضبوط رائے والا۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ آپ بابل شہر میں  
 پیدا ہوئے پھر ہجرت کر کے مصر چلے گئے۔ سیدنا ادریس علیہ السلام کا حلیہ مبارک اس طرح  
 تھا: گندمی رنگ، مناسب قد و قامت، خوبصورت چہرہ، گھنی ڈاڑھی، مضبوط بازو، چوڑے  
 موٹھے، مضبوط ہڈی والے، گفتگو باوقار، خاموشی پسند، سنجیدہ و متین، چلتے ہوئے نیچی  
 نظر رکھنے والے اور غور و خوض کے عادی تھے۔ حسب نسب بتانے کے ماہرین کا کہنا ہے  
 کہ سیدنا ادریس علیہ السلام کا سلسلہ نسب نبی اکرم ﷺ کے سلسلہ نسب میں شامل ہے۔ سیدنا  
 آدم علیہ السلام اور سیدنا شیعث علیہ السلام کے بعد انھیں نبوت ملی تھی۔ سیدنا آدم علیہ السلام کا بیٹا قابیل جو  
 اپنے بھائی ہابیل کو قتل کرنے کے بعد والدین کو چھوڑ کر کسی اور جگہ چلا گیا تھا۔ اس نے  
 وہاں جا کر فساد اور ظلم و زیادتی شروع کی حتیٰ کہ ایمان والوں کو بھی ستانا شروع کر دیا۔

# پرانی کتاب

مختصر



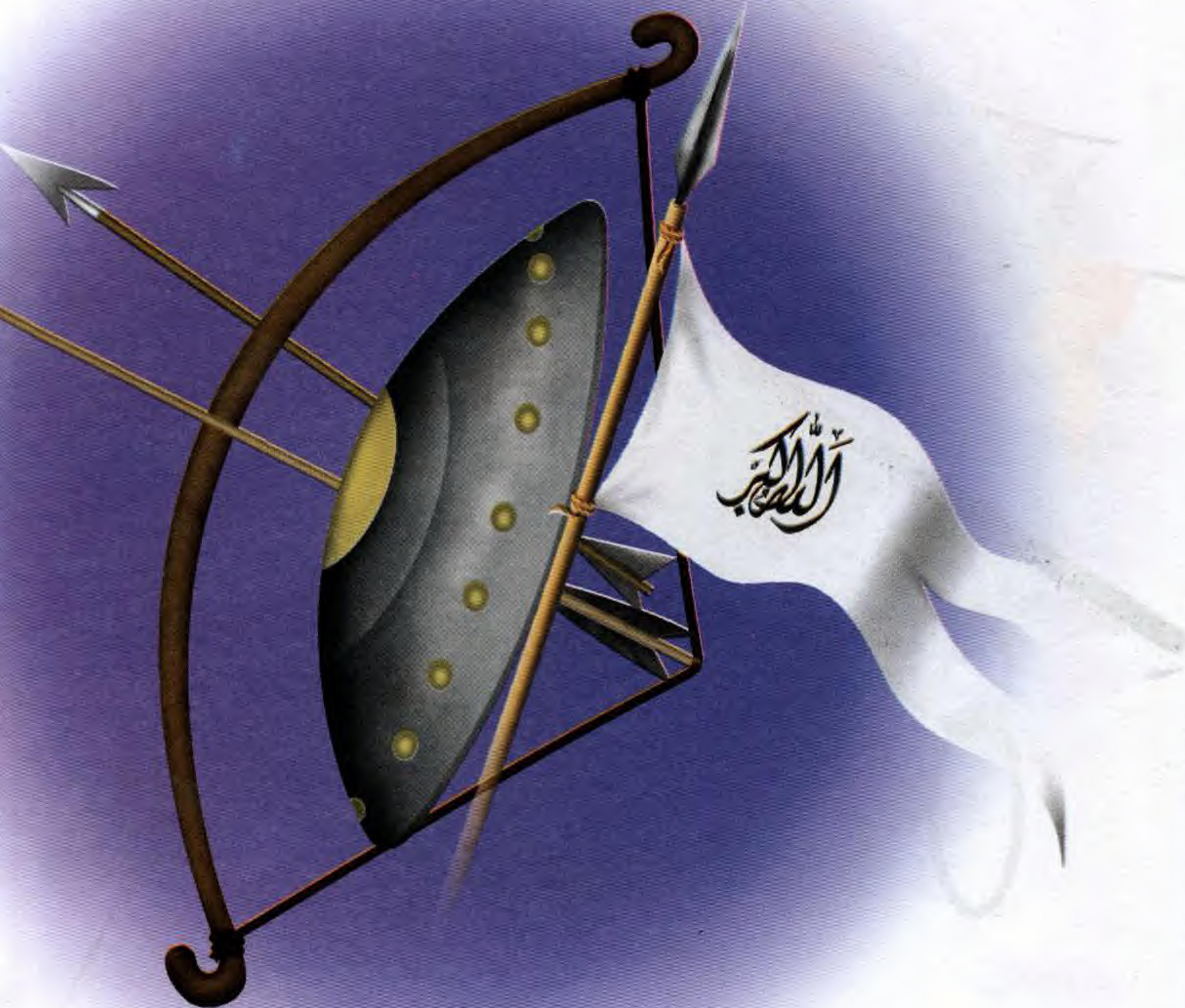


ابلیس نے جب ان کی یہ حالت دیکھی تو اس نے اس موقع کو غنیمت جانا اور انسانی بھیں میں قabil کی قوم کے ایک شخص کا غلام بن کر رہنے لگا۔ پھر اس نے بانسری شکل کی ایک چیز ایجاد کی اور اس کو بجانے لگا۔ لوگ اس کی آواز پر لٹو ہو گئے اور اس کے گرد بھیڑ لگا کر سننے لگے۔ پھر میلے کا ایک دن مقرر ہو گیا۔ اس میں ہزار ہا مرد اور عورتیں جمع ہونے لگے۔ آہستہ آہستہ یہ لوگ بڑھنے لگے اور ان



کافساد بڑھنے لگا۔

سیدنا اور مسیح علیہ السلام نے جب دیکھا کہ مفسدین ایمان والوں پر ظلم و زیادتی کر رہے ہیں، ان کا فساد بڑھتا جا رہا ہے اور سمجھانے کے باوجود یہ لوگ بازنہیں آ رہے تو انہوں نے اپنے پیروکاروں کو جہاد کا حکم دیا۔ سیدنا اور مسیح علیہ السلام پہلے شخص ہیں جنہوں نے اللہ کے راستے میں جہاد کیا، غنیمتیں حاصل کیں اور دشمنوں کو قیدی بنایا، لیکن غنیمتیں



اور قیدی ان کے لیے حلال نہیں تھے۔ نبی کریم ﷺ پہلے رسول ہیں جن کے لیے غنیمتیں حلال کی گئیں، لیکن یہ بات یقینی ہے کہ جہاد سب سے پہلے سیدنا اور لیس علیہ السلام نے کیا انھوں نے جہاد کے لیے ایک لشکر تیار کیا، پھر اس لشکر کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک حصہ پیادوں پر مشتمل تھا اور دوسرا سواروں پر۔ چنانچہ بھر پور تیاری کے بعد سیدنا اور لیس علیہ السلام نے قabil کی قوم پر چڑھائی کر دی۔ حق و باطل کے درمیان زبردست معرکے ہوئے۔



آخر کار سیدنا اور لیس ﷺ نے انھیں گھٹنے میکنے پر مجبور کر دیا۔ ان کا بہت سا ساز و سامان لوٹ لیا اور لوگوں کو قیدی بنالیا۔

قرآن کریم میں آپ کا نام دو جگہ آیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:  
”اور (اے نبی ﷺ) اسماعیل، اور لیس اور ذوالکفل کا ذکر کیجیے۔ یہ سب صابر لوگ تھے۔ ہم نے انھیں اپنی رحمت میں داخل فرمایا، بلاشبہ یہ نیک لوگ تھے۔“

اسی طرح سورہ مریم میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:  
 ’اس مقدس کتاب (قرآن مجید) میں اور لیں کا ذکر کیجیے۔ بلاشبہ وہ نہایت  
 سچ نبی تھے اور ہم نے انھیں اوپنجی جگہ اٹھا لیا تھا۔‘  
 ”جی..... کیا مطلب..... اوپنجی جگہ اٹھا لیا تھا..... ہم سمجھے نہیں؟“ عابد اور فاروق  
 بول اٹھے۔

”اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے سیدنا اور لیں ﷺ کی تعریف بیان کرتے  
 ہوئے انھیں سچا نبی قرار دیا ہے اور فرمایا:  
 ’اور ہم نے انھیں اوپنجی جگہ اٹھا لیا۔‘  
 ”آخر یہ کیوں فرمایا؟“ عابد نے حیران ہو کر کہا۔

”اس سلسلے میں ایک روایت ہے، سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کعب احبار حجۃ اللہ علیہ  
 سے پوچھا: سیدنا اور لیں ﷺ کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے:  
 ’اور ہم نے انھیں اوپنجی جگہ اٹھا لیا تھا۔‘

اس کے جواب میں کعب احبار حجۃ اللہ علیہ نے فرمایا:  
 ”اللہ تعالیٰ نے سیدنا اور لیں ﷺ کی طرف وحی فرمائی کہ میں ہر روز آپ  
 کے اعمال میں تمام بني آدم کے اعمال کے برابر اضافہ کروں گا۔“

اس سے غالباً ان کے زمانے کے تمام انسانوں کے اعمال کے برابر ثواب  
 مراد ہے..... ان کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ ان کی نیکیوں میں بہت اضافہ  
 ہو جائے، تب ان کے پاس ان کا ایک دوست فرشتہ آیا۔ آپ نے اس فرشتے

پڑا فکر کتاب



سے کہا:

”میرے بارے میں موت کے فرشتے سے بات کریں..... تاکہ مجھے زیادہ مہلت ملے اور میں زیادہ نیکیاں کر سکوں۔“

فرشتے نے انھیں اپنے پروں میں چھپا لیا اور لے کر آسمان کی طرف چل دیا۔ چوتھے آسمان پر فرشتے کو اوپر سے ملک الموت آتے ہوئے ملا۔ اس فرشتے نے ملک الموت سے اور لیں علیہ السلام کی خواہش کا ذکر کیا۔ ملک الموت نے پوچھا:

”اور لیں علیہ السلام کہاں ہیں؟“

فرشتے نے کہا:

”وہ میری پیٹھ پر ہیں۔“

یہ سن کر ملک الموت نے کہا:

”میں بھی حیران تھا..... اللہ تعالیٰ نے مجھے بھیجا تھا اور حکم دیا تھا کہ چوتھے آسمان پر اور لیں علیہ السلام کی روح قبض کروں اور میں دل میں کہہ رہا تھا کہ وہ تو زمین پر ہیں، میں ان کی روح چوتھے آسمان پر کیسے قبض کروں گا؟“

یہ کہہ کر ملک الموت نے ان کی روح قبض کر لی، چنانچہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں اسی طرف اشارہ ہے.....

”اور ہم نے اسے ایک بلند مقام پر اٹھالیا۔“

اس بات کی وضاحت میں مصنف نے لکھا ہے کہ یہ اسرائیلی روایت ہے اور نقل و عقل دونوں لحاظ سے ناقابل اعتبار ہے۔

# پُرافِ کتاب



آگے لکھا ہے کہ نبی کریم ﷺ جب معراج پر گئے تو دورانِ معراج آپ کی ملاقات چوتھے آسمان پر سیدنا ادریس علیہ السلام سے ہوئی تھی۔

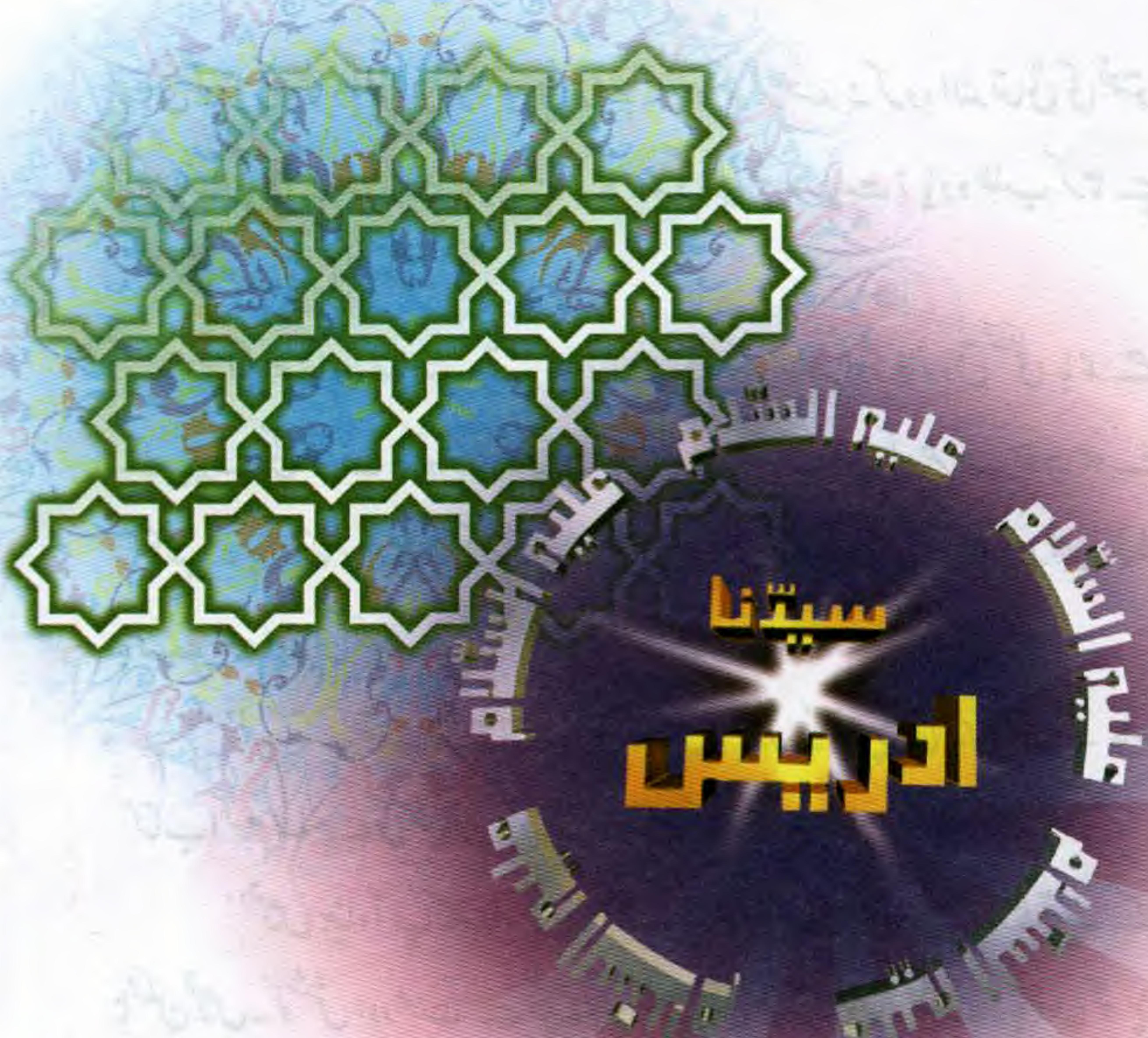
امام ابن اسحاق رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے کہ ادریس علیہ السلام دنیا میں پہلے شخص ہیں جنہوں نے قلم ایجاد کیا تھا اور سب سے پہلے انہوں ہی نے قلم سے لکھا تھا۔ آپ کی پیدائش کے وقت آدم علیہ السلام زندہ تھے اور آدم علیہ السلام کی وفات کے وقت آپ کی عمر تین سو آٹھ سال تھی۔

سیدنا ادریس علیہ السلام نے اپنی قوم کو بتایا تھا:

‘میری طرح اس عالمِ دنیا میں دینی اور دنیاوی اصلاح کے لیے بہت سے انبیاء آئیں گے۔ ان کی نمایاں خصوصیات یہ ہوں گی: وہ ہر بُری بات سے پاک ہوں گے۔ انسانی فضائل میں کامل ہوں گے، ان کی دعائیں قبول ہوں گی۔ ان کی تعلیم کا مقصد کائنات کی اصلاح ہوگا۔’

آپ نے سب سے پہلے طوفان کی اطلاع دے کر انسانوں کو ڈرایا تھا۔ آپ کی تعلیمات یہ تھیں:

‘اللہ کی ذات پر ایمان لانا، توحید پر قائم رہنا، صرف خالق کائنات کی عبادت کرنا، آخرت کے عذاب سے بچنے کے لیے نیک اعمال کرنا، دنیا طلب نہ کرنا، ہر معاملے میں عدل و انصاف کو پیش نظر رکھنا، مقررہ طریقے ہی پر عبادت کرنا۔ ہر ماہ کی 13، 14 اور 15 تاریخ کے روزے رکھنا، جہاد جاری رکھنا، زکوٰۃ ادا کرنا، پاک صاف رہنا، نشہ آور چیزوں سے بچنا، نذر اور قربانی میں اللہ کے نام پر جانور قربان کرنا، پھلوں اور پھولوں میں



ہر موسم کی پہلی چیز صدقہ کرنا۔

آپ نے اپنی قوم کو یہ نصیحتیں فرمائیں:

”جهالت کے قریب بھی نہ جاؤ، ورنہ علم میں کمال حاصل نہیں کر سکو گے۔ اللہ کی یاد اور نیک عمل کے لیے اخلاص ضروری ہے۔ جھوٹی قسمیں نہ کھاؤ، نہ دوسروں کو قسمیں کھانے پر آمادہ کرو۔ اپنے بڑوں کا ادب کرو۔ اللہ کی تعریف میں ہر وقت

زبان کو تر رکھو۔ دوسروں کو عیش و آرام میں دیکھ کر حسد نہ کرو، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ جو زندگی کی ضروریات زیادہ طلب کرتا ہے، وہ کبھی قناعت نہیں کر سکتا۔“

اکرم خان صاحب قصہ سنار ہے تھے جبکہ عابد اور فاروق لکھنگی باندھے ان کے چہرے کی طرف دیکھ رہے تھے۔ پھر اکرم صاحب ان کی طرف متوجہ ہوئے اور کتاب عابد کے سامنے رکھتے ہوئے ہوئے بولے: اس کتاب میں سیدنا اور یہس علیہ السلام کے بارے میں اتنا ہی لکھا ہے۔“

”یہ کتاب آپ اپنے ہی پاس رکھ لیں۔ ہمیں تو یہ پڑھنی نہیں آتی۔“ عابد نے کتاب اکرم صاحب کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”نہیں بیٹا، آپ سمجھدار ہیں۔ مختلف زبانوں پر دسترس حاصل کرنا آپ کے لیے ناممکن نہیں۔ کوشش اور محنت سے ایک دن آپ بھی میری طرح مختلف زبانوں کو پڑھنے اور لکھنے کی صلاحیت حاصل کر سکتے ہیں۔“

”ان شاء اللہ!“ عابد نے پر عزم لجھے میں جواب دیا۔

# پرانی کتاب

ظلم کا بڑھنا اس کے مٹنے کی علامت ہے  
فساد کا پھیلنا اس کے کم ہونے کی نشانی ہے  
رسی ایک حد تک دراز ہوتی ہے  
جب حد ختم ہوتی ہے تو اس کی  
اپنی ہی گردن زد میں آ جاتی ہے  
غلط راستے پر چلنے والے  
غلط روشن کا انتخاب کرنے والے  
زرمی کی زبان نہیں سمجھتے  
ان کو طاقت ہی سے سمجھایا جا سکتا ہے  
یہ کہانی ”پرانی کتاب“ ایسے ہی لوگوں کی کہانی ہے  
جن کے خلاف پہلی دفعہ اللہ کے لیے جہاد کیا گیا

